بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

خطبہ نمبر ۱۲

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۷ ہجرت ۱۳۵۰ ہش، ۷ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۵ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

" آج حضور ایدہ اللہ کو کمر میں درد کی شکایت رہی "۔

احباب التزام کے ساتھ درد و الحاح سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۷ ہجرت۔ جیساکہ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ چند روز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

میرے چھوٹے بھائی عزیز جاوید حسن پی ایس سی ابن چوہدری علی محمد صاحب بی اے، بی ٹی مورخہ ۹ مئی ۷۱ء بروز اتوار، ایک ٹریننگ کورس کے سلسلہ میں راولپنڈی سے یونیورسٹی آف گلاسگو (سکاٹ لینڈ) بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو رہے ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنیں عزیز کے بخیریت پہنچنے اور کامیاب مراجعت کے لئے دعا فرمائیں۔

قدسیہ ارشاد ہیڈ مسٹرس
نصرت عمر گرلز ماڈل ہائی سکول ربوہ

محترم مرزا محمد حسین صاحب المعروف چٹھی مسیح کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۷ ہجرت۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مرزا محمد حسین صاحب المعروف چٹھی مسیح جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے کل مورخہ ۵ مئی کو ساڑھے چار بجے شام بعمر ۹۰ سال وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

نماز جنازہ آج ادا کی جائے گی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انشاء اللہ مورخہ ۸ ہجرت بروز ہفتہ صبح ۷½ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہو گا۔ تمام احباب بروقت جلسہ میں شمولیت فرما کر جلسہ کی برکات سے متمتع ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

صدر عمومی
لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معراج کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں

ہمارے سید و مولا آسمان میں اس اعلیٰ مرتبہ پر ہیں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے

" ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اسی جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔۔۔ پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قاب قوسین کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفاتِ الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان و زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیر اُن کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔"

(خطبہ الہامیہ)

" معراج انقطاع تام تھا اور سِرّ اس میں یہ تھا کہ نارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقطہ نفس کو ظاہر کیا جاوے۔ آسمان پر ہر ایک روح کے لئے ایک نقطہ ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقطہ نفسی عرش تھا اور رفیق اعلیٰ کے معنی بھی خدا ہی کے ہیں پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی معزز و مکرم نہیں۔"

(الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء)

ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ مرتبہ پر آسمان میں ہیں جس سے بڑھ کر اور کوئی مرتبہ نہیں۔ تشریف فرما ہیں۔ عند سدرۃ المنتھٰی بالرفیق الاعلیٰ اور امت کے سلام و صلوٰۃ برابر آنحضرتؐ کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْثَرَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْ اَنْبِیَآئِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔"

(ازالہ اوہام)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفات باری کے مظہر اتم، نور مجسم، مجدد اعظم، معلم اعظم اور انسانیت کے محسن اعظم ہیں

ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم روحانی تجلیات کو خود مشاہدہ کیا ہے اسلئے ہم علیٰ وجہ البصیرت حقیقت محمدیہ کی معرفت پر قائم ہیں

ہمارے دل کی گہرائی روح کی وسعتوں اور ہمارے جسم کے ذرّہ ذرّہ سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ خاتم الانبیاء زندہ باد خاتم المرسلین زندہ باد

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۰ امان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

(مرتبہ: مکرم یوسف سلیم صاحب ایم اے شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد اور تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وعدہ کے مطابق کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوثر عطا ہوگا اُمت محمدیہ میں کروڑوں اربوں ایسے فدائی اور جان نثار اور کامل متبع پیدا ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے ظرف کے مطابق

حقیقت محمدیہ کی معرفت

عطا کی گئی تھی۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے طفیل ہم نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم تجلیات روحانی مشاہدہ کیں اور ہماری جماعت بھی اُن خادموں اور غلاموں میں سے ہے جن پر حقیقت محمدیہ منکشف ہوئی اور جنہیں مقام محمدیہ کی معرفت عطا کی گئی اور وہ علیٰ وجہ البصیرت ان باتوں پر قائم ہیں۔

اوّل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم ہیں۔ ہر نبی جو دُنیا کی طرف مبعوث ہوا اور ہر وہ بزرگ متبع جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت اور جلال کو قائم کیا وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق مظہر صفات باری بنا لیکن وہ ایک ہی تھے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جنہوں نے پورے طور پر اپنے وجود میں ان صفات باری کو جذب کیا اور پھر اپنے وجود سے انہیں ظاہر کیا یعنی جن صفات کا تعلق اس عالمین سے ہے آپ اُن کا مظہر بنے۔ ہمارے نزدیک یہی ایک وجود ہے جسے حقیقی اور کامل عرفان شئون باری عطا ہوا اور جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ٹھہرے اور پھر اس مقام محمدیت سے فیوض کی جو مختلف نہریں نکلتی ہیں، اس نور مجسم سے نور کے جو مختلف ستون روحانی آسمانوں کی بلندیوں کی طرف اُٹھتے ہیں، ان کے ہی مختلف جلوے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ذات میں نظر آتے ہیں اور چونکہ

آپ صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم تھے

اس لئے ایک طرف اللہ تعالیٰ سے آپ کا پختہ تعلق تھا اور دوسری طرف آپ کا جو تعلق اس کے بندوں سے، بنی نوع انسان سے تھا وہ بھی اتنا پختہ اور اتنا وسیع تھا اور اتنا عمیق تھا کہ ہمیں کوئی انسان اس میں آپ کا مقابلہ کرتا نظر نہیں آتا۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور غمخواری ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہمیں آپ کی ذات میں نظر آتی ہے آپ نے صرف ان پر ہی نگاہ نہیں رکھی جو آپ کے گرد آپ کے زمانہ میں رہتے تھے۔ جو پروانوں کی طرح آپ کے نور کے ساتھ لپٹے رہتے اور آپ کی محبت میں آپ کے وجود کی چمک دیکھ کر آپ کے اس روحانی وجود کے گرد طواف کرتے رہتے تھے صرف ان پر ہی نگاہ نہیں رکھی اور ان کی ضرورتوں ہی کو نہیں سمجھا اور صرف ان کو ہی پورا کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر اتم اُس وقت سے بنا دیا تھا کہ ابھی آدم اِس دنیا میں وجود پذیر نہیں ہوا تھا اور اُس وقت سے لیکر قیامت تک جتنے بھی انسان پیدا ہوئے ان سب پر آپ کی نگاہِ کرم تھی اور ان کی ضرورت کے مطابق آپ کا احسان ان لوگوں پر تھا۔

حضرت آدمؑ کے زمانہ میں اُس وقت کی انسانی صلاحیت کے مطابق قرآن عظیم کا ایک حصہ انہیں عطا ہوا اور جب انسان نے روحانی ترقی کے مزید مدارج طے کر لئے تو حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ان کے زمانے کے مطابق اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اُن کی ضرورت کے مطابق اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ان کی قوم کی اس زمانے کی صلاحیت کے مطابق انہیں قرآن کریم کے حصے ملے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی آنکھ نے ان کے لئے جس چیز کی ضرورت محسوس کی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے حکم سے وہی چیز اُن کو عطا کر دی۔

آپ کی یہ مظہریت اتنی اتم اور اکمل ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کے وجود کو ظلی طور پر اپنا وجود ہی قرار دیا اور فرمایا

"قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا" (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے جَآءَ الْحَقُّ میں اَلْحَقُّ سے مراد خدا تعالیٰ کی ذات بھی ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی ہے اور قرآن کریم کی شریعت و ہدایت بھی ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہونے کے نتیجہ میں ہر پہلے اور پچھلے پر نظر رکھتے ہیں اور ان کی جسمانی اور روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قرآن کے وہ حصے اُن کو باذنِ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملتے رہے جو اُن کے مناسب حال تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس عظیم شان کے تھے ہمارے محمد خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم۔

وہ لوگ جنہیں حقیقتِ محمدیہ کا عرفان عطا ہوا جانتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک ایسے انسان ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاودانی حیات ملی ہے۔

ایک زندہ نبی، خدا کا پیارا نبی

صرف ہمارا یہ نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر ہی ہے جسے دنیا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے جانتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جاودانی زندگی کا ہمیں اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس پاک ختم المرسلینؐ کا افاضہ روحانی قیامت تک جاری ہے اور آپ کی پیروی ہمیشہ ہی ہر زمانے میں اور ہر نسل کے لئے روحانی طور پر زندگی بخش ثابت ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ اگر کسی کو کچھ شبہ ہو تو آج ہم (جماعت احمدیہ) اس کی تسلّی کرانے کے لئے تیار ہیں کہ حقیقی روحانی حیات کے مالک حضرت محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ حقیقی زندگی اور سچّی زندگی اور ہمیشہ رہنے والی کامل زندگی وہ ہے جس سے ہمیشہ کے لئے فیوض کے سرچشمے پھوٹتے رہیں اور وہ تمام انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہو۔

پھر ہم جنہیں

مقامِ محمدیہ کی معرفت

ملی ہے ہم جانتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے ایک عظیم نُور کی حیثیت سے دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا" (النساء آیت ۱۷۵)

اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ النور کی آیت ۳۶ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ"

میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال دی گئی ہے یعنی ایک تفسیر اس کی یہ ہے کہ "اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کا تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے اور "مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ" سے جس کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہے یعنی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اس آیت میں یہ بیان ہوا ہے کہ ایک طرف تو اپنی پیدائش اور خلق کے لحاظ سے ان قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی تھیں آپ نورِ مجسّم تھے اور اس نورِ مجسّم پر جب آسمانوں سے اللہ تعالیٰ (جو سرچشمہ ہے تمام انوار کا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار بھی اسی سرچشمہ سے نکلتے ہیں) کی وحی نازل ہوئی تو آپ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہو گئے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خداداد نور تھے جو روحانی قوتوں اور استعدادوں کی شکل میں آپ کو عطا ہوئے تھے ان پر جب اللہ تعالیٰ کی وحی کا نور نازل ہوا تو کامل نور کی صورت آپ بنی آدم کی طرف مبعوث ہوئے اور آدم سے لیکر ہر نبی نے آپ ہی کے نُورِ نبوّت سے اپنی شمعِ نبوت روشن کی۔

پھر ہم لوگ جو حقیقتِ محمدیہ کو پہچانتے ہیں، جانتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُن

تمام اخلاق فاضلہ کو اپنے وجود اور اسوہ میں جمع کرنے والے تھے

جس کی جھلک ہمیں گزشتہ تمام انبیاء میں مختلف طور پر نظر آتی ہے۔ پس انبیاء ما سبق اور خدا تعالےٰ کے وہ پیارے جو بعد میں پیدا ہونے والے تھے ان سب کے اندر ہمیں اخلاق فاضلہ کی جو جھلک نظر آتی ہے جو متفرق طور پر آدم سے لیکر قیامت تک بنی نوع انسان میں پھیلی ہوئی ہے وہ تمام اخلاق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع نظر آتے ہیں اسی لئے قرآن کریم نے یہ فرمایا۔

"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" (القلم آیت ۵)

پھر ہم جو اس علم پر علیٰ وجہ البصیرت قائم کئے گئے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور ختم المرسلین ہیں ہم یہ جانتے ہیں اور دُنیا میں اس کی منادی کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی مجدّدِ اعظم ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ اظہارِ صداقت کے لئے آپ جیسا کوئی اور مجدد ہی پیدا نہیں ہوا۔ سچائی کے اظہار کے لئے اور گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دُنیا میں لانے کیلئے آپ ہی سب سے بڑے مجدّد ہیں۔ روحانیت کے قیام کے لئے حقیقتاً آپ ہی آدم ہیں کیونکہ آدم اوّل نے آپ ہی سے سچائی کو حاصل کیا اور آپ ہی کے طفیل اس سچائی اور صداقت کو وقت کے تقاضے اور پہلی نسل کی صلاحیت کے مطابق دُنیا پر ظاہر کیا۔ لیکن حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو مجددِ اعظم ہیں آپ کے طفیل تمام انسانی فضائل اپنے کمال کو پہنچے۔ پہلے کسی وجود میں یہ چیز ہمیں نظر نہیں آتی۔ اس میں شک نہیں کہ انسان نے بعض پہلوؤں سے ترقی کی اور ایک حد تک کمال کو حاصل کیا لیکن یہ کہ ہر انسان اپنے تمام فضائل کو اپنے دائرۂ استعداد کے اندر کمال تک پہنچانے کے قابل ہو سکے یہ صرف حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہوا۔ آپ دُنیا میں آئے اور اپنا کامل نمونہ دنیا میں پیش کیا اور ایک کامل تعلیم انسان کے ہاتھ میں دی جس کے نتیجہ میں انسانی فضائل اپنے کمال کو پہنچ سکنے کے قابل ہوئے۔ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی تقاضے رکھے ہیں یا انسانی وجود کی جس قدر بھی شاخیں ہیں ان تمام کے لئے یہ سامان پیدا ہو گیا کہ وہ اپنے کمال کو پہنچ سکے۔

اور ہم یہ جانتے ہیں کہ معلّمِ اعظم بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا" (النساء آیت ۱۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں عطا ہوا ہے جو تم بحیثیت ایک بشر کے اپنے زور سے خود بخود حاصل نہیں کر سکتے تھے اور فضل الٰہی سے

فیضانِ الٰہی سب سے زیادہ آپؐ پر ہوا

جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت جس کو ہم معارفِ الٰہیہ بھی کہتے ہیں اور اسرار اور علومِ ربّانی جو ہیں اُن کے جاننے میں آپ اَعلَم تھے، یعنی آپ سے زیادہ اُن کا عرفان رکھنے والا کوئی بھی نہیں ہوا اور جو زیادہ جانتا ہے، جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے وہی سب سے زیادہ سکھا بھی سکتا ہے۔ اگر آپ علم کی سَو اکائیاں فرض کریں تو جس شخص کو پچاس اکائی کا علم ہے وہ ساٹھ اکائی نہیں سکھا سکتا۔ سَو کی سَو اکائی وہی سکھا سکتا ہے جو خود سَو اکائی کا علم رکھتا ہو۔ پس عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا میں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ بتایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میدان میں (علم روحانی لیکن علم جسمانی کے اصول بھی اسی علم روحانی کے نیچے آتے ہیں) جتنا فضل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا اُتنا کسی اور پر نہیں ہوا۔ جس قدر انسان کو علم روحانی کی ضرورت تھی وہ سب آپ کو سکھایا گیا اور آپ کے طفیل نوعِ انسان اس قابل ہوئی کہ اگر وہ کوشش اور ہمت سے کام لے تو اپنے اپنے ظرف کے مطابق اپنی علمی استعدادوں کو کمال تک پہنچا سکتی ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں وہی معلمِ اعظم ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا اور خاتم الانبیاءؐ کے یہ بھی معنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو علم آپ کو ملا کسی اور نبی کو نہیں ملا اور بنی نوع انسان کو علوم سکھانے کی جو قدرت آپ نے پائی وہ قدرت بھی کسی اور کو نہیں ملی۔ پس آپ ہی خاتم الانبیاءؐ ٹھہرے

پھر ہم لوگ یہ جانتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا کے مربّیٔ اعظم ہیں

اور آپ کے ہاتھ سے دُنیا کا وہ فسادِ عظیم اصلاح پذیر ہوا جو آہستہ آہستہ مدارجِ تنزّل میں سے گزر کر انتہائی طور پر پھیلا تھا اور مفسدانہ ظلمات کی شکل میں انسان کے سامنے اس وقت آیا جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس فسادِ اعظم کی اصلاح کا کام آپ کے سپرد ہوا اور آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ دُنیا کی اصلاح کی اور انسان کو اس قابل بنایا کہ اگر وہ چاہے تو اس فسادِ عظیم سے جو دنیا میں رونما ہو چکا تھا ان وسائل کے طفیل جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ میں دئے ہیں بچ سکے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی مغفرت کی چادر میں اپنے آپ کو لپیٹ لے۔

انسان توحید کو بھول چکا تھا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کو زمین پر قائم کیا۔ آپ نے تمام مذاہب باطلہ کو حجّت اور دلیل سے مغلوب کیا۔ وہ جو گمراہ ہو چکے تھے اُن کے شبہات مٹائے۔ عقلی طور پر بھی اور مشاہدہ کے رنگ میں بھی اور ہر ملحد کے وساوس دُور کئے اور نجات کا سچا سامان اس طرح پر انسان کے ہاتھ میں دیا کہ اصولِ حقّہ (جو حقیقی اصول تھے روحانی اور جسمانی دان) کی اُسے تعلیم دے دی اور اس طرح انسان کے لئے نجات کے سامان ممکن اور مقدّر کر دیئے۔

ہم جو حقیقتِ محمدیہ کو جانتے اور پہچانتے ہیں اور اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ

آپ ہی ختم المرسلینؐ اور خاتم الانبیاءؐ ہیں

ہم اپنے نفوس میں بھی یہ مشاہدہ کرتے ہیں اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا بھی اس بات کو سمجھنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنا انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتا ہے۔

نقشِ قدم پر چلنے میں تین باتیں آتی ہیں۔ اوّل یہ کہ آپ کے حُسن کو جاننا جس کے نتیجہ میں محبّت پیدا ہوتی ہے پس نقش قدم پر چلنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے حُسن کا علم حاصل کر کے بے اختیار ہو کر آپ کی محبّت میں کھو جانا۔

دوم یہ کہ آپ کی عظمت کو پہچاننا۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (بنی اسرائیل آیت ۹۲)

ایک عظیم نعرہ تھا جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں آپ کے مظہرِ الوہیت ہونے کا لگایا گیا۔ جو عظمت اور جلال ہمیں اللہ تعالیٰ میں (جو کہ تمام صفاتِ حسنہ سے متصف اور ہر عیب سے پاک ہے) نظر آتا ہے۔ وہی عظمت اور جلال ظلّی طور پر ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آتا ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہرِ اتم ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی ظلّیت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عظمت اور جو جلال حاصل ہوا اُس کی قدر کرنا اور اس کو پہچاننا آپ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے ضروری ہے تاکہ ہر انسان اپنے ظرف کے مطابق روحانی ترقیات کرتا ہوا اپنے ربّ کا زیادہ سے زیادہ قُرب حاصل کرے اور اس کی صفات کا زیادہ سے زیادہ مظہر بن سکے۔

نقشِ قدم پر چلنے کے لئے تیسری ضروری بات یہ ہے کہ آپؐ کی کامل اطاعت کی جائے

پس جو شخص اللہ تعالےٰ کی توفیق سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور آپ کی عظمت اور جلال اور آپ کے مقام کو پہچانتا ہے اور اس عشق کے نتیجہ میں اور اس عظمت کے رُعب کے سایہ میں آپ کی کامل اطاعت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اسے ہر وہ چیز مل جاتی ہے جو ایک محبوب کو محبّت کرنے والے پیارے سے ملا کرتی ہے۔ چونکہ ہر چیز خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے جو خدا تعالیٰ کا محبوب بن گیا اُسے تو سب کچھ مل گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

پھر ہم جو حقیقتِ محمدیہ کا عرفان رکھتے ہیں ہم یہ جانتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اس صفت میں کہ آپ انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں یکتا اور بے نظیر ہیں۔

آپ کی محسنانہ ہمدردی اور مشفقانہ غمخواری

کا کسی ایک فرد یا ایک قبیلہ یا ایک خاندان سے تعلق نہیں بلکہ ساری دُنیا سے اس کا تعلق ہے۔ پھر کسی ایک زمانہ سے اس کا تعلق نہیں قیامت تک کے زمانوں سے اس کا تعلق ہے۔ ایسی سچّی کامل اور ہمہ گیر ہمدردی کسی اور وجود میں تو ہمیں نظر نہیں آتی۔ ویسی ہمدردی تو کجا میں تو سمجھتا ہوں اس کا ہزارواں حصّہ بھی اس کا کروڑواں حصّہ بھی ہمیں کہیں اور نظر نہیں آتا اور اگر کسی شخص کی فضیلت اس کے اُن کاموں سے ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی ثابت ہو تو ہم گواہی دیتے ہیں اور اس حقیقت کی دنیا میں منادی کرتے ہیں کہ اس صفت میں حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں اور تمام انسانوں سے بڑھ کر بے نظیر انسان ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بھی بہت سی باتیں ہیں مگر اس وقت مَیں نے صرف بعض کو لیا ہے اور بجماعت کر کے بتانے کی کوشش کی ہے (میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے) کہ مقام محمدیہ کی جو معرفت ہمیں حاصل ہے آج وہ ہمارے غیر کو حاصل نہیں اس میں شک نہیں کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کروڑوں، اربوں لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہیں اپنے اپنے ظرف کے مطابق یہ معرفت ملی۔ ہم نے اس عرفان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور پہلوں کی طرح جنہیں یہ عرفان اور معرفت عطا ہوئی تھی حقیقی معنی اور عارفانہ رنگ میں آج اگر کوئی "خاتم الانبیاءؐ زندہ باد" کا نعرہ لگا سکتا ہے، تو وہ ہم ہی ہیں۔ ہم جب

خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، ختم المرسلینؐ زندہ باد

کا نعرہ لگاتے ہیں تو ہمارا یہ نعرہ عارفانہ نعرہ ہے۔ ہم اس حقیقت کو پہچانتے ہیں اور ہمارے دل کی گہرائی ہماری روح کی وسعتوں اور ہمارے جسم کے ذرہ ذرہ سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ

خاتم الانبیاءؐ زندہ باد ختم المرسلینؐ زندہ باد

لیکن بعض وہ بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے تاریخ کی دوریوں اور ماضی کے دھندلکوں میں افق انسانی پہ دور سے ایک چمک تو دیکھی اور اس چمک سے وہ ایک حد تک گھائل بھی ہوئے لیکن ابرِ رحمت ان پہ نہیں برسا، ماضی کے دھندلکوں میں وہ جو ایک چمک انہیں نظر آئی اس پہ فریفتہ ہو کر اور اس کے عاشق ہو کر وہ بھی خاتم الانبیاءؐ زندہ باد کا نعرہ لگا لیتے ہیں، لیکن ان کا نعرہ عارفانہ نعرہ نہیں ہے بلکہ محجوبانہ نعرہ ہے۔ وہ اس مقام کو پہچانتے تو نہیں صرف ایک جھلک کے وہ گھائل ہو چکے ہیں اور ہم خوش ہیں کہ وہ پاک وجود جو ہمارے دل اور ہمارے دماغ اور ہماری روح اور ہمارے جسم پہ حکومت کرتا ہے اُس کے حق میں محجوبانہ نعرے بھی لگائے جاتے ہیں، لیکن جب ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ بلند ہو تو ایک احمدی کی روح کی گہرائیوں سے نکلنے والا عارفانہ نعرہ ہی سب سے زیادہ بلند ہونا چاہیئے۔

پس آج میں آپ کو اس طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ خاتم الانبیاءؐ زندہ باد بحیثیت ایک عارفانہ نعرہ کے ہمارا نعرہ ہے اور علم و عرفان نہ رکھنے والوں کے منہ سے نکلے تو وہ محجوبانہ نعرہ ہے۔ البتہ یہ محجوبانہ نعرہ سن کر بھی ہمارے دل خوش ہوتے ہیں کہ

ہمارے محبوب کے نور کی ایک جھلک

کو تو انہوں نے دیکھ لیا خواہ ماضی کے دھندلکوں ہی میں کیوں نہ دیکھا ہو۔ پس اگر کہیں یہ نعرہ بلند ہو تو آپ زیادہ شوق سے زیادہ پیار سے اس کے اندر شامل ہوا کریں۔ دوسروں کی آواز اگر پہلے آسمان تک پہنچتی ہو تو آپ کی آواز ساتویں آسمان سے بھی بلند ہو کر خدائے عزوجل کے عرش تک پہنچے تا ہمارے آقا ہمارے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوں کہ میرے کامل متبعین میرے عشق میں مستانہ وار یہ نعرہ لگا رہے ہیں خاتم الانبیاءؐ زندہ باد۔

دوسرا نعرہ جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہم نے پایا ہے وہ بھی ہم نے ہی پایا ہے۔ کوئی اور وہ نعرہ بھی عارفانہ نعرہ کے طور پہ نہیں لگا سکتا۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء کی حیثیت سے دُنیا کے محسنِ اعظم ہیں اور اس میں کوئی شک اور کلام نہیں۔ میں اس کی وضاحت میں اختصار سے صرف چار باتوں کو لوں گا۔

اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسان پر جو احسان عظیم ہوا وہ شرفِ انسانی کا قیام ہے۔ پہلے بزرگ انبیاءؑ نے شرفِ انسانی کو قائم نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی قوم کی ضرورتیں پوری کیں۔ ان کی تربیت کی طرف بڑی توجہ دی دعاؤں کے ساتھ، تدبیر کے ساتھ، جس حد تک ممکن تھا انہوں نے اپنی قوم کی تربیت کی اور ان کو نیک اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق مطہر بنانے کی کوشش کی۔ اس میں تو شک نہیں۔ لیکن شرف انسانی کا قیام ان کے لئے ممکن نہیں تھا وہ تو مبعوث ہی ہوئے تھے ایک خاص زمانہ اور ایک خاص قوم کی طرف

شرف انسانی کا قیام

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پہ خاص احسان ہے اور صرف آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ معلوم دُنیا اور غیر معلوم خطوں میں بسنے والے ہر فرد کی عزت اور شرف کو آپؐ نے قائم کیا۔ دُنیا میں اُس وقت بعض ایسے خطے بھی تھے جن کے متعلق عرب میں بسنے والوں کو کوئی علم نہیں تھا۔ مثلاً RED INDIAN (ریڈ انڈین) ہیں جو دنیا کے اس خطے میں جو اب امریکہ کہلاتا ہے بستے تھے۔ مگر بعثت نبی اکرمؐ کے وقت آپؐ کے پہلے مخاطب عرب میں بسنے والوں کو ان کا علم نہ تھا۔ حضرت نبی کریم ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نامعلوم خطہ زمین میں بسنے والے انسان کی عزت اور احترام اور اس کا شرف بھی قائم کیا۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کسی ایسے انسان کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچانی جو عرب میں بستا ہو یا حبشہ میں بستا ہو یا افریقہ میں بستا ہو، بلکہ یہ فرمایا کہ انسان جہاں بھی بستا ہو تمہیں اس کا علم ہو یا نہ ہو اس کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگانی۔

جس وقت ہمارا تعلق اُن قوموں سے قائم ہوا۔ جن کا علم اُس زمانہ کو نہیں تھا تو ہم ایک مسلمان احمدی کی حیثیت سے (اور ہم سے پہلے بزرگ جو تھے وہ بھی ایک کامل متبع کی حیثیت سے اور ہم بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کی حیثیت سے) ان کو جا کر یہ کہتے ہیں اور ایسا کہنے میں حق بجانب ہیں کہ تمہارا خیال کسی اور نے نہیں رکھا اور باوجود اس کے کہ اس وقت دُنیا تمہارے وجود کو بھی نہیں جانتی تھی تمہارے متعلق یہ حکم چھوڑ گئے کہ جب تم بحیثیت انسان ہمارے ساتھ ملاپ کرو تو تمہاری بھی وہی عزت اور احترام کیا جائے جو ہم آپس میں اپنے ملک کے رہنے والوں یا اپنے برّاعظم کے رہنے والوں سے کرتے ہیں وہی عزت اور احترام ہم تمہارا بھی قائم کریں گے

مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ (حٰم سجدہ ۷)

کا ایک عظیم نعرہ تھا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قرآنِ عظیم میں لگایا جس نے تمام انسانوں کو بحیثیت انسان ایک مقام پر لا کر کھڑا کر دیا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تو کوئی اور وجود نہ پہلوں میں پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہو گا، آپ کے منہ سے یہ کہلوایا کہ مَیں تمہارے جیسا انسان اور تم میرے جیسے انسان ہو، اس سے

انسان کی اتنی عزت اور احترام قائم ہو گیا

کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سب انسانوں کو اس مقام پر کھڑا کر کے پھر آپ نے کہا دیکھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تمہارے جیسا انسان ہوں، میرے اندر بھی تمہارے جیسی قوتیں اور استعدادیں ہیں، آؤ اب دیکھو میں اخلاقی دنیا میں، میں روحانی دنیا میں کس طرح بلندیاں اور رفعتیں حاصل کرتا ہوں، میں تو اپنے ظرف کے مطابق اونچا جاؤں گا تم بھی اپنے ظرف کے مطابق بلندیوں کو حاصل کر سکتے ہو۔ اس لکیر پر جہاں سب برابر کر دیئے گئے ٹھہرنا نہیں بلکہ بلندیوں کی طرف پرواز کرنی ہے لیکن اس مقام پر، اس سطح پر سب کو یہ کہہ کر اکٹھا کر دیا۔

اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ

پس انسانیت پر سب سے بڑا احسان حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ یہ۔ کہ انسان کی بحیثیت انسان عزت قائم کی اور اس کا احترام قائم کیا اور اس کا شرف اور مرتبہ قائم کیا۔

دوسرا عظیم احسان

جو انسان پر بحیثیت انسان ہمارے محبوب خاتم الانبیاءؐ نے کیا وہ یہ تھا کہ انسانی کے حقوق قائم کئے اور ایسے سامان پیدا کئے اور ایسی تعلیم دی کہ اگر ہم اس تعلیم پر [عمل کریں] تو سارے انسانوں کو ان کے حقوق مل جاتے ہیں۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ اقتصادی اصول پر میرے خطبات چھپ گئے ہیں ان میں میں وضاحت سے بیان کر چکا ہوں کہ حقوق انسانی کی جو تعریف قرآن عظیم نے کی ہے وہ انسانی عقل کر ہی نہیں سکتی، وہ صرف ربانی الہام ہی کر سکتا ہے اس وقت وہ جو انسان کے سب سے بڑے ہمدرد بنتے ہیں وہ اشتراکی ہیں لیکن ان سے بھی جب پوچھا جائے کہ تم کہتے تو یہ ہو کہ اقتصادی میدان میں انسان کو اس کی ضرورتیں ملنی چاہئیں پھر تم نے ضرورتوں کی تعریف کیوں نہیں کی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چین میں ضرورت سے کچھ اور مراد لی جاتی ہے اور یوگوسلاویہ میں ضرورت سے کچھ اور مراد لی جاتی ہے اور روسیوں کے نزدیک روس میں انسانی Needs (نیڈز) اور ضروریات کچھ اور ہیں اور ان علاقوں میں جن میں روسیوں کا اثر و رسوخ ہے یعنی جو ان کے satellites (سٹلائٹ) کہلاتے ہیں ان میں انسانی Needs (نیڈز) اور ضروریات کچھ اور بن گئی ہیں۔ غرض یہ کہہ دینا تو کافی نہیں تھا کہ "To each According to his Need" یعنی یہ کہ ہر ایک کی ضرورت پوری ہونی چاہیئے اور پھر انسان خاموشی اختیار کر لے گویا کہ پتہ ہی نہیں کہ ضرورت ہے کیا چیز

قرآن کریم نے حقوق انسانی کی اتنی حسین تعریف کی ہے

کہ اس کے حسن سے انسانی عقل خیرہ ہو جاتی ہے اور آدمی یہ سمجھتا ہے کہ کہاں جا کر انسانی عقل ٹھہر جاتی ہے اور آگے بڑھنے کے لئے الہامی روشنی کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ رب العٰلمین ہے۔ اللہ نے ہر فرد واحد کو پیدا کیا اور اس میں تمہیں جتنی قوتیں اور قابلیتیں اور استعدادیں نظر آتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور اس نے بحیثیت رب ان تمام قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کے سامان پیدا کئے ہیں۔ کم سے کم نشوونما نہیں بلکہ نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے سامان پیدا کئے ہیں اور ہر شخص جو قوت اور استعداد رکھتا ہے اس قوت اور استعداد کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے جس چیز کی بھی اسے ضرورت ہے وہ اس کا حق ہے اور وہ اسے ملنا چاہیئے، اگر وہ حق اسے نہیں ملتا تو وہ مظلوم ہے اور اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ اُسے اس کا حق دلوائے۔ مثلاً ایک ہونہار اور ذہین بچہ جو آئن سٹائن (جو ایک مشہور غیر ملکی سائنسدان ہے) جیسا دماغ رکھتا ہے یا ہمارے ڈاکٹر عبدالسلام جیسا دماغ رکھتا ہے مگر ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہو جاتا ہے میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ بعض غریب گھرانوں میں بڑے ذہین بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کالج کے زمانہ میں بھی ایسے طالب علموں کی جہاں تک مجھ سے ہو سکا جہاں تک ہمارے بس میں تھا۔ ہم مدد کیا کرتے تھے اور اب بھی خدا کے فضل سے اگر کوئی ایسا ہونہار طالب علم میرے علم میں آ جائے تو میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ تم علم میں ترقی کرتے چلے جاؤ غیر ملک میں بھی تمہیں بھجوائیں گے تمہارا ذہن زیادہ سے زیادہ جو تعلیم حاصل کر سکتا ہے وہ تمہیں دلوائیں گے یہ حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قائم کر دیا ہے۔

ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی جسمانی قوتیں عطا کی ہیں کہ وہ ان قوتوں کی صحیح نشوونما کے بعد گاماں پہلوان (مشہور پہلوان ہے) کو بھی گرا دے مگر وہ ایک ایسے غریب گھرانے میں پیدا ہوا جہاں نہ تو اسے وہ دودھ ملے نہ وہ مکھن ملے نہ وہ بادام ملیں نہ وہ دیگر چیزیں جو پہلوان کھاتے ہیں وہ اس کو میسر ہوں نہ مالش کے لئے تیل ملے نہ مالش کرنے والے اس کو ملیں تو اس کا جسم نشوونما نہیں کرے گا۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ اللہ رب العٰلمین نے اس کو جو جسمانی قوت عطا کی ہے اس کی جسمانی قوتوں کو کمال تک پہنچاؤ۔ دیکھو ایسا آدمی جو یہ سمجھ رہا ہو کہ میرا رب کتنا پیار کرنے والا ہے اور

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ پر کتنا احسان ہے

کہ میرے جسم کی ہر ضرورت جو تھی اس کو بطور حق کے قائم کیا اور دلوایا۔ غرض وہ گاماں پہلوان بھی بنے گا اور خدا رسیدہ انسان بھی ہوگا۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ کے لئے شکر کے جذبات ہوں گے تو وہ خدا رسیدہ انسان بھی ہوگا، وہ محض ایک پہلوان نہیں ہوگا۔

پس اسلام نے صرف یہ نہیں کہا کہ تمہاری ضرورتیں پوری کریں گے اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اسلام نے یہ کہا ہے کہ جو بھی تمہاری طاقتیں ہیں ان کو نشوونما کے کمال تک پہنچانے کے لئے ہم تمہارے حقوق قائم کرتے ہیں۔ فقیر اور بھیک منگا نہیں بنایا، بلکہ فرمایا کہ تمہارے حقوق قائم کرتے ہیں اور تمہیں یہ حقوق دلوائیں گے اور حقوق کی تعریف یہ کی کہ جہاں ہمیں واقعی کوئی قوت اور استعداد نظر آتی ہے (بعض دفعہ تو ماں ایک بدصورت بچے کو بھی خوبصورت سمجھتی ہے اُس کی بات نہیں کر رہا) ایک خوش قسمت انسان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے واقعی اچھا ذہن عطا کیا ہے یا جسمانی طاقتیں دی ہیں یا اخلاقی طاقتیں دی ہیں وہ ساری طاقتیں کمال نشوونما تک پہنچنی چاہئیں۔ اس کی حقیقی اور کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔

غرض یہ احسانِ عظیم انسانیت پر بحیثیت انسان کے ہے یہ نہیں کہا کہ اگر ہندو ہو تو اس کی طاقتوں کو ضائع کرنے کی کوشش کرو۔ یہ نہیں کہا اگر عیسائی ہو تو اس کی طاقتوں پر تبر چلاؤ۔ یہ نہیں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو گالیاں دینے والا دہریہ ہو تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرو بلکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ فرمایا کہ دیکھو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود گرفت کرے گا، اگر وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو تمہیں اس کی کیا فکر ہے۔ تم نے بحیثیت انسان وہ سارے حقوق قائم کرنے اور ادا کرنے ہیں جو اسلام نے ایک انسان کے بحیثیت انسان قائم کئے ہیں اور جن کے ادا کرنے کی اس نے تعلیم دی ہے۔

پس انسان کے حقوق کو قائم کیا ہے۔ انسان کے حقوق کی ہی بات نہیں کر دی انسانی حقوق کو قائم کیا اور ایسی تعلیم دی ہے۔ حقوق ادا ہو سکیں اور ایسا نظام بنایا کہ اس نظام میں وہ حقوق ادا ہو جاتے ہیں۔ غرض عظیم احسان ہے آنحضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلی اللہ علیہ وسلم کا بنی نوع انسان پر بحیثیت انسان ۔

تیسرے انسانی جذبات کا بحیثیت انسان احترام رکھا ہے

اس کی میں پہلے مثال بیان کر چکا ہوں۔ انسانی جذبات کے احترام کا یہ پہلو بھی تفصیلی ہے۔ اس میں میں نہیں جاؤنگا۔ مختصراً میں بیان کر دیتا ہوں۔ اگر کسی پر جھوٹ باندھا جائے تو علاوہ اور نقصانات کے اس کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے چنانچہ فرمایا کہ کسی پر جھوٹ نہیں باندھنا خواہ وہ دہریہ ہو، عیسائی ہو، یہودی ہو۔ ہندو ہو، پارسی ہو، بدھ مذہب کا ہو، لامذہب ہو یا بدمذہب ہو غرض کوئی ہو تم نے اس پر جھوٹ نہیں باندھنا۔ افتراء نہیں کرنا، تہمت نہیں لگانی، یہ ساری چیزیں علاوہ اور خرابیوں کے جذبات کو ٹھیس لگانے والی ہیں۔ کوئی بھی ہو اس کے جذبات کا احترام کرنا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اموال جو ہیں ان کی حرمت کو قائم کرنا ہے، اس کی عزت کو قائم کرنا ہے اس کی جان کی حفاظت کرنی ہے۔ یہ بحیثیت انسان ہونے کے ضروری ہے۔ یہ نہیں کہا کہ ایک مسلمان کی جان کی حفاظت تو ہر دوسرے مسلمان پر فرض ہے لیکن غیر مسلم کی جان کی حفاظت فرض نہیں ہے، بلکہ یہ کہا ہے کہ ہم جان کی حرمت قائم کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اُمّتِ مسلمہ پر ڈال دی اور اس میں عربی پر عجمی کو فضیلت نہیں اور عجمی پر عربی کو فضیلت نہیں اور مسلمان پر غیر مسلم کو فضیلت نہیں اور غیر مسلم پر مسلمان کو کوئی فضیلت نہیں، سب کو جذبات کے لحاظ سے ایک ہی مقام پر لا کھڑا کر دیا ہے اور یہ بڑی چیز ہے اس واسطے بات کرتے وقت بڑی ہدایتیں دی گئی ہیں۔ ہم بعض دفعہ بڑی لاپرواہی کر جاتے ہیں اور اپنے بھائی سے ایسا مذاق کر دیتے ہیں جو اس کو چبھنے والا ہوتا ہے، ایسا کرنا منع ہے یہ بات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے۔ پس انسان کے اوپر اس کے جذبات کا اتنا خیال رکھنے کی وجہ سے کتنا بڑا احسان کیا گیا ہے۔

اور چوتھی بات جو اس وقت میں مختصراً بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک تو انسانی جذبات کا خیال رکھا گیا ہے دوسرے یہ کہ جو جذباتِ شنیعہ بعض لوگوں میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کی یلغار سے انسان کو محفوظ رکھا اور بہت ساری باتیں ہیں لیکن میں اختصار کے پیش نظر بہت سی باتوں کو چھوڑتا ہوں، (کافی دیر ہو گئی ہے) اور ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ۔۔

انسانیت زندہ باد

کا نعرہ بھی عارفانہ طور پر ہمارے سوا اور کوئی نہیں لگا سکتا۔ جو شخص حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس محسنانہ شان کی معرفت رکھتا ہو وہی کھڑے ہو کر دوسرے انسان کو مخاطب کر کے یہ کہہ سکتا ہے کہ

انسانیت زندہ باد

پس ان دو نعروں کی طرف میں اس وقت جماعت کو متوجہ کرتا ہوں اشتراکیت کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگائے اور نہ کسی اور ازم کا یہ حق ہے۔ صرف اسلام کا یہ حق ہے صرف مسلمان کا یہ حق ہے مسلمانوں میں دو گروہ ہو سکتے ہیں یہ ممکن ہے یعنی ایک وہ جن کے منہ سے عارفانہ طور پر یہ نعرہ نکلے اور ایک وہ جن کے منہ سے محجوبانہ طور پر یہ نعرہ نکلے لیکن عارفانہ نعرہ لگانے کا وہی حقدار ہے جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑا اور آپ کی محبت میں فنا ہو گیا۔ چونکہ آپ انسانیت کے محسن اعظم ہیں اس واسطے اس فانی شخص کا ہی یہ حق ہے کہ وہ دوسرے انسان کو مخاطب ہو کر یہ کہے کہ اے انسان تیری انسانیت ہمیشہ زندہ رہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ میں غیر انسانی یلغاروں سے وہ محفوظ رہے۔

پس یہ دو نعرے ہمارے نعرے ہیں۔ ختم المرسلینؐ زندہ باد کا نعرہ یا خاتم الانبیاءؐ زندہ باد کا نعرہ یا "ختم نبوت" زندہ باد کا نعرہ۔ یہ احمدیت کا نعرہ ہے اور ہم ہی اسے عارفانہ طور پر بلند کر سکتے ہیں اور اسی طرح انسانیت زندہ باد کا نعرہ ہمارا نعرہ ہے اور ہم جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ غلام اور آپ کے مقام کو پہچاننے والے اور اسی مقام کے نتیجہ میں اور انسانیت پر آپ نے جو احسان کیا ہے اس کے عرفان کی وجہ سے ہم اس بات کے حقدار ہیں کہ انسان کو مخاطب کر کے یہ نعرہ لگائیں کہ

انسانیت زندہ باد

دوسرے بھی یہ نعرہ لگاتے ہیں، ہم اسے سن کر خوش ہوں گے لیکن ہمارے نزدیک اُن کے نعرے محجوبانہ نعرے ہوں گے اُن کے نعرے عارفانہ نعرے نہیں ہونگے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس عرفان پر ہمیشہ قائم رکھے

اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ یہ توفیق دے کہ ہم دنیا پر یہ ثابت کرتے رہیں کہ ہم ہی اس بات کے حق دار ہیں کہ

خاتم الانبیاءؐ زندہ باد

کا نعرہ لگائیں اور ہم ہی اس بات کے حق دار ہیں کہ

انسانیت زندہ باد

کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہی سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔

(الفضل مورخہ ۲۹ امان ۱۳۴۹ ہش / ۲۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

حفاظ جماعت احمدیہ کی توجہ کیلئے

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے ماتحت عنقریب حافظ کلاس کا اجراء ہونیوالا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے اس سال مجلس مشاورت کے موقع پر جماعتوں کو حافظ کلاس کے اجراء کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے نظارت ہذا میں حافظ کلاس کھولنے کے لئے درخواستیں آچکی ہیں۔

جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت معلم لگنا چاہیں وہ جلد سے مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں معلمین کو ان کے مناسب حال الاؤنس دیا جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انک لعلیٰ خلق عظیم

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بےنظیر مکارم اخلاق

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱)

سرور کائنات فخر موجودات حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے متعلق شہادت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا :-

"وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ"

کہ اے رسول تو یقیناً خلق عظیم کا حامل ہے۔ عربی زبان میں لفظ عظیم اس چیز کی صفت و تعریف میں بولا جاتا ہے جس کو نوعی کمال اور عظمت ہر پہلو سے پوری پوری حاصل ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے اخلاق فاضلہ کا عملی طور پر نمونہ قائم فرمایا۔ آنحضرتؐ نے ضابطہ اخلاق کی اہمیت اور افادیت کا اظہار یوں فرمایا کہ

"مامن شیءٍ فی المیزان اثقل من حسن الخلق"

یعنی قدر و قیمت کے لحاظ سے اچھے اخلاق سے کوئی چیز اچھی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ کے اخلاق عالیہ کی تصویر ان الفاظ میں پیش کی ہے کہ کان خلقہ القرآن۔ آپ کا خلق قرآن تھا۔ یعنی جو قرآن کریم نے اخلاق کے متعلق اصول اور نظریات بیان فرمائے ہیں۔ اس کے آپ حامل اور پیکر تھے۔ اگر قرآن کریم نے اخلاق کے متعلق علمی تعلیم و تلقین دی ہے تو اس کی عملی صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہے۔ آپ نے قرآنی اخلاق کا قیام اور احیاء اپنے ذاتی نمونہ اور فضل سے کیا۔ آپ کا ہر حرکت اور گفتار و کردار خلق قرآن کی زندہ تصویر ہے

(۲)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق فاضلہ میں بےنظیر اخلاقی نمونہ اسی تاریخی حقیقت سے عیاں ہے کہ غرباء اور مساکین کی دیکھ بھال۔ امانت۔ ایثار۔ توکل۔ قناعت شکر۔ صبر۔ عفو۔ حقوق العباد کے پابند۔ عدل و احسان۔ شفقت علی خلق اللہ ایفاء عہد۔ عفت و عصمت۔ صلہ رحمی۔ ہمسایہ سے نیک سلوک اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا۔ صحابہ کرام سے حسن سلوک۔ بچوں سے پیار اور ان کی تربیت استقلال و استقامت۔ محبت و غیرت۔ غصہ پر قابو رکھتے ہیں آپ انتہائی نقطہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی بعثت کا مقصد کیا ہے تو آپ نے فرمایا :-

"بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" (الادب المفرد)

کہ میری بعثت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ میں اخلاق کے جملہ محاسن و مکارم کی تکمیل کر دوں۔ آنحضرت کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس صفت سے خاص طور پر نوازا۔ اور آپ کے مکارم اخلاق کو ان کی انتہا اور کمال تک پہنچایا۔ بطور مثال حضور کے اخلاق کی صرف ایک مثال پیش ہے

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن مالوف مکہ معظمہ سے دشمنان اسلام نے نکال دیا اور آپ اس شہر سے ہجرت کر گئے۔ ہجرت کرتے وقت آپ نے فرمایا کہ مجھے مکہ سے محبت ہے مگر اہل مکہ مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے مگر خدائی نوشتوں کے مطابق جب آپ کو طاقت حاصل ہو گئی مکہ فتح کیا اور آپ کو وہ مکہ جہاں آپ اور آپ کے صحابہ کرام کو مظالم و مصائب کا نشانہ بنایا گیا۔ آپ سے تین سال تک مقاطعہ رکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت فتح کے وقت یہ زعماء اور صنادید قریش آپ کی گرفت میں تھے آپ انکو تلوار کی نوک سے ختم کر سکتے تھے لیکن آپ نے ان مجرموں اور ظالموں کو صرف یہ پوچھا :

"ماذا تظنون انی فاعل"

بتاؤ تم کیا خیال کرتے ہو میں تم سے کیا سلوک اور معاملہ کروں گا۔

یہ زعماء شرم و ندامت سے پانی پانی ہو رہے تھے اور ان کے سر جھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا

ہم آپ سے اسی سلوک کی توقع رکھتے ہیں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا اس پر آپ نے فرمایا

"لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم
وھو ارحم الراحمین اذھبوا انتم الطلقاء"

آج تم پر کسی قسم کی ملامت نہیں ہے اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے اور وہ رحم کرنے والوں میں سے بڑا رحم کرنے والا ہے جاؤ تم سب آزاد ہو"

اس نمونہ اور بےنظیر اخلاق کا یہ اثر ہوا کہ وہ سب ایمان لے آئے اور آغوش اسلام میں داخل ہو گئے۔ باوجود اس کے کہ آپ فاتح تھے اور مظلوم تھے مگر آپ نے ظالموں کو معاف کر دیا اور آپ نے بےنظیر عفو رحم اور حلم کی مثال قائم فرما

(۴)

مشہور مستشرق سرولیم میور مصنف "Life of Mohammad" آنحضرت کے اخلاق کے متعلق رقمطراز ہے :

"تمام تصنیفات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں ان کے چال چلن کی عصمت اور ان کے اطوار کی پاکیزگی پر جو اہل مکہ میں کمیاب تھیں متفق ہیں۔"

(۵)

آج مسلمان میلاد النبوی کی تقریب پر آراستہ دروازے اور محرابیں اور بجلی کے رنگا رنگ قمقمے لگا کر آنحضرتؐ کے ساتھ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن آج کے دن سب سے ضروری امر یہ ہے کہ معاشرہ کی خرابیوں کا ازالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ کی روشنی میں کیا جائے اور اپنے نفس کا محاسبہ کیا جائے کہ کس حد تک ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ پر عمل پیرا ہیں؟ یہ محاسبہ ہمارے اندر ایسا ردعمل پیدا کرے گا۔ جو ایک ہی وقت میں تعمیری بھی ہوگا اور ہر مسلمان یہ محسوس کریگا کہ اس سکون اور اطمینان کے پیچھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم النظیر اخلاقی نمونہ کام کر رہا ہے۔

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عملی محبت اور فدائیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم تعلیمات نبوی اور ارشادات رسول پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔ درود شریف کے ورد کا حقیقی مقصد بھی یہی ہے کہ ہم آپ کے اخلاق کو عملی رنگ میں اپنائیں۔

اللّٰھم صل علی محمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ھے

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک حاکم کی حیثیت میں

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ

دعویٰ نبوت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں آپ کو اور آپ کے اصحاب کو طرح طرح کے دکھ دیئے گئے لیکن آپ نے مکہ میں جو بھی نظام حکومت قائم تھا اس کے خلاف کبھی کوئی منصوبہ نہیں کیا اور نہ کوئی مقابلہ کی راہ اختیار کی۔ مدینہ پہنچ کر مدینہ کے مسلمانوں۔ یہود اور مشرکین نے آپ کو اپنا حاکم تسلیم کر دیا اور آہستہ آہستہ مدینہ کے مشرکین تو مسلمان ہو گئے۔ اور صرف مسلمان اور یہود مدینہ میں رہ گئے۔ گو بعد میں یہود بوجہ اپنی شرارتوں اور سازشوں اور غداریوں کے بعض جلا وطن کئے گئے اور بعض کو سزائے موت دی گئی۔ لیکن جب تک وہ مدینہ میں رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا کرتے رہے ادھر قریش مکہ اور عرب کے دیگر مشرک قبائل بار بار مدینہ پر حملہ آور ہوتے تھے یا حملہ کی تیاریاں کرتے تھے۔ اور مدینہ میں مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ کوئی دن ان پر چین یا امن کا نہ گذرتا تھا۔ ایک صحابی کا قول ہے کہ اس زمانہ میں ہم حسرت سے کہا کرتے تھے کہ یا اللہ ہم پر کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ ہم رات کو سوئیں گے اور ہمارے دلوں میں سوائے تیرے خوف کے اور کوئی خوف نہ ہوگا۔

لیکن باوجود ان تمام مشکلات کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شروع سے ہی مدینہ میں حکومت حاصل تھی اور آہستہ آہستہ اس حکومت کا حلقہ وسیع ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ فتح مکہ کے بعد آپ تمام جزیرہ عرب کے بادشاہ تسلیم کر لئے گئے۔ گویا ہجرت کے بعد کا زمانہ آپ کی حکومت کا زمانہ تھا۔ اور اس زمانہ میں آپ نے ہمارے لئے ایک کامل جرنیل اور بادشاہ کا نمونہ قائم کیا۔ آپ جنگوں میں خود کمان کیا کرتے تھے گو اپنے ہاتھ سے آپ نے کسی کو قتل نہیں کیا۔ آپ بعض دفعہ جنگ میں زخمی بھی ہوئے اور بعض دفعہ جنگ کی حالت سخت خطرناک اور تشویشناک ہو جاتی تھی لیکن آپ کی طرف سے کسی وقت بھی کسی کمزوری کا اظہار نہیں ہوا۔ بے شک آپ نہایت بے قراری کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ آپ کا پختہ ایمان تھا کہ فتح و شکست اصل میں اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ بے نیاز ہے جسے چاہتا فتح عطا کرتا ہے۔ بعض مہموں پر آپ نے فوج کو دوسروں کی کمان کے تحت بھی بھیجا اور ہدایات دیں کہ دشمن کی کھیتیوں اور ثمردار باغوں کو تباہ نہ کرنا۔ سایہ دار درخت نہ کاٹنا۔ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو دکھ نہ دینا۔ راہبوں اور پادریوں وغیرہ کو ایذاء نہ دینا۔ جب دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو صلح کی طرف جھک جانا اور محض غنیمت کے طمع یا بدلہ کی خاطر جنگ کو جاری نہ رکھنا۔

چونکہ آپ نے عام طور پر یہ حکم بھی دیا تھا کہ کسی شخص کو آگ کا عذاب نہ دیا جائے اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ دفاع کی صورت میں مجبور ہو کر اگر ایسا کرنا پڑے تو الگ امر ہے ورنہ اسلام جنگ میں ایسی توپ بمب وغیرہ کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ جس کے استعمال سے آگ کا استعمال لازم آتا ہے

آنحضرت صلعم کی سادہ زندگی

پھر اس بادشاہ کا دربار کیسا تھا؟ فوجوں کے پہرے۔ چوبداروں کی وردیاں زرق برق پوشاکیں۔ بینڈ باجے محلات۔ آرائش و زیبائش۔ فرش فروش۔ جھاڑ فانوس۔ تصاویر اور زینت۔ دیوان عام اور خاص۔ آراستہ تخت۔ دربار اور جشن۔ لونڈیاں اور غلام کچھ بھی نہ تھا۔ حتیٰ کہ اس شاہ دو عالم کے سونے کے لئے پلنگ بھی نہیں تھا۔ آپ زمین پر ہی سو جاتے تھے اور آپ کا بستر ایک چمڑے کا گدا تھا۔ جس میں کھجور کے خشک پتے بھرے ہوئے تھے اور بسا اوقات آپ کھجور کی شاخوں کی کھردری صف پر ہی لیٹ کر سو جاتے تھے اور جب آپ اس پر سو کر اٹھتے تھے تو آپ کے بدن پر ان شاخوں کے نشان ہوا کرتے تھے۔ رہنے کو کچے جھونپڑے تھے ایک کچی مسجد جس کی چھت بھی کھجور کی خشک شاخوں کی تھی اور بارش میں ٹپکا کرتی تھی یہ مسجد بھی تھی اور دار الشوریٰ بھی تھی۔ یہیں حضورؐ نمازیں پڑھاتے تھے۔ یہیں دربار رسالت لگتا تھا۔ یہیں صحابہ کرام سے ملاقات ہوتی تھی مشورے ہوتے تھے۔ امور سلطنت سرانجام پاتے تھے۔ بڑے بڑے بادشاہوں کے ایلچیوں سے بھی یہیں ملاقات ہوتی تھی۔ نہ کوئی چپڑاسی نہ چوبدار۔ نہ وردی نہ کمربند حضورؐ کا اپنا لباس نہایت سادہ ہوا کرتا تھا۔ اور کسی قسم کے کوئی ضابطے اور پابندیاں نہیں تھیں اور ساتھ ہی حضورؐ کا رعب اس قدر تھا کہ کسی کو نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت تھی نہ تاب۔

آپؐ کی غذا بالکل سادہ تھی۔ جو بھی غریبانہ طور پر میسر آ جاتا تھا وہ تناول فرماتے۔ کئی دفعہ خشک کھجوروں کو کوٹ کر انہی پر گذارہ کر لیا جاتا تھا۔ کئی کئی دن آپ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ کیونکہ کوئی چیز پکانے کی نہیں ہوا کرتی تھی۔ حضورؐ اپنے ہاتھ سے کپڑوں کو پیوند لگاتے تھے۔ جوتے کی مرمت کر لیا کرتے تھے۔ کسی نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا۔ حضورؐ جب گھر کے اندر ہوتے ہیں تو کیا کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ گھر کے کام کاج میں ہماری مدد کرتے ہیں رات کا بہت سا حصہ آپؐ کا عبادت میں گذرتا تھا۔ نوافل میں آپؐ قیام اس قدر لمبا کرتے تھے کہ آپ کے پاؤں بعض دفعہ متورم ہو جاتے تھے۔ حضرت عائشہ رضہ نے ایک دفعہ عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ کا تو آپؐ کے ساتھ مغفرت کا وعدہ ہے پھر آپؐ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔

آخر جب مکہ فتح ہوا اور آپؐ کے خونی دشمن عاجز ہو کر آپؐ کے سامنے پیش ہوئے تو آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ جو بھی سلوک ہمارے ساتھ کریں ہم اس کے سزاوار ہیں۔ لیکن آپؐ کریم بھائی ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہم سے ایک کریم بھائی کی طرح سلوک کریں گے آپؐ نے فرمایا:۔

لا تثریب علیکم الیوم

یعنی جاؤ میں نے معاف کیا آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا اور سوائے چند افراد کے جن کو خاص خاص جرائم کی سزا دی گئی۔ مکہ والوں کو بالکل معاف کر دیا گیا۔ کیا دنیا ایسے عفو اور رحم کی مثال پیش کر سکتی ہے۔ (ماخوذ)

ایک استانی کی ضرورت

چک منگلا ضلع سرگودھا میں لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک پرائمری سکول جاری ہے۔ اس کے لئے میٹرک جے وی استانی کی ضرورت ہے۔ میرے نام درخواستیں بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کچھ عرصہ سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ آمین۔ (محمد سعید نگاہ سی ایس ڈی جہلم)

۲۔ خاکسار کے بڑے بھائی جناب ملک فتح خان اجمل صاحب (مغلپورہ ربوہ) کے بیٹے کو بہت کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک محمد حمید افضل مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

۳۔ مکرم ستار محمد صاحب ولد سائیں بہادر ساکن میرا بھرڑ کا آزاد کشمیر کا لڑکا میٹرک کے امتحان کے دوران دماغی عارضہ سے بیمار ہو گیا ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

خدام الاحمدیہ کی اٹھارہویں مرکزی تربیتی کلاس

۲۸ رمئی تا ۱۱ رجون ۱۹۷۱ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸ رہجرت تا ۱۱ راحسان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ رمئی تا ۱۱ رجون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔ یہ پندرہ دن مرکز کے پاکیزہ ماحول میں گزارنے، قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے، حدیث، فقہ، عقائد، عربی بول چال اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ علماء سلسلہ سے براہ راست دینی علوم حاصل کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور کلمات طیبات سے مستفیض ہونے کا یہ ایک نادر موقع ہے۔ ایسے خدام جو ابھی تک اس کلاس سے مستفید نہیں ہو سکے ان کو بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ نیز ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں۔ انہیں مجلس کا نمائندہ بنا کر بھجوانے کی کوشش کریں۔ کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔

ضروری ہدایات برائے نمائندگان

۱۔ شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۷ رمئی ۱۹۷۱ء کی شام تک "ایوان محمود" میں پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن کریم (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر ہو) کاپیاں، پین، پنسل، موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ ذمہ دار ہونا چاہیئے جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا باعث ہو۔

۴۔ قائد مجلس کا اپنے نمائندہ کے ذریعہ تعارفی خط ارسال کرنا ضروری ہوگا جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں۔

۵۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی کے متعلق کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہیئے۔

(بشیر احمد شمس، ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد نے جب کبھی اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان برائے چندہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع امسال بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اکتوبر میں منعقد ہوگا لیکن اس کے چندہ کی وصولی کی رفتار بہت کم ہے۔ چھ ماہ گزرنے پر ابھی تک صرف ۲۴۸۹ روپے چندہ سالانہ اجتماع وصول ہوا ہے۔ جب کہ اس کا متوقع بجٹ ۷۲۰۰ روپے ہے۔ براہ مہربانی تمام لجنات ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے اجتماع کا چندہ وصول کر کے بھجوائیں اور اپنا بجٹ پورا کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں۔

فصل ربیع یعنی ہاڑی کی برداشت شروع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی عزیز کمائی کی قربانی دے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور اس کے انعامات کے وارث ہوں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے (چندہ تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔

۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ناظمین کرام انصار اللہ اور جائزہ

ناظمین کرام مجلس انصار اللہ نے تسلی فرمالی ہوگی کہ:۔

(۱) ان کے حلقہ یا علاقہ کی جملہ مجالس نے اپنا بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں بھجوا دیا ہے

(۲) قیادت مال کے سرکلر کی روشنی میں بقایا دار مجالس اپنے بقایاجات صاف کرنے کے لئے قدم اٹھا رہی ہیں۔

(۳) گزشتہ سال کی نادہندہ مجالس کا اس سال دہندہ مجالس میں شمار ہونے لگے گا۔

(۴) گذشتہ سال بے قاعدگی سے چندہ ادا کرنے والی مجالس اس سال باقاعدگی سے چندہ ادا کر رہی ہیں۔ (۵) گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال سو فیصدی ادائیگی والی مجالس میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے (۶) بحیثیت مجموعی آپ کی مجالس نے ۳۰ اپریل تک کا تدریجی بجٹ پورا کر دیا ہے۔ (۷) جملہ عہدیداران اور اراکین کے یہ ذہن نشین ہے کہ ہم نے اس سال کو مالی لحاظ سے گزشتہ سب سالوں کے مقابلہ میں ایک نمایاں حیثیت دینی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترسیل زر اور انتظامی امور سے
متعلق مینجر الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں۔

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف ۲/- روپے
(مینجر)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ
الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں
الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ہیں۔ آپ بھی اس بلند پایہ تبلیغی و علمی رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں اس کا سالانہ چندہ صرف ۷/- روپے ہے۔ (مینجر)

مجالس خدام الاحمدیہ اپنا بجٹ جلد ادا کر دیں۔ مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دوائی فضلِ الٰہی اولاد نرینہ کے لئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۹ ماہ سولہ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان فوجی بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۱۲-۵-۷۱	بروز بدھ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	جھنگ
۱۵-۵-۷۱	بروز ہفتہ	ریسٹ ہاؤس جوہر آباد	سرگودھا
۱۹-۵-۷۱	بروز بدھ	ریسٹ ہاؤس موسیٰ خیل	میانوالی
۲۲-۵-۷۱	بروز ہفتہ	ریسٹ ہاؤس نوشہرہ	سرگودھا
۲۶-۵-۷۱	بروز بدھ	ریسٹ ہاؤس شورکوٹ روڈ	جھنگ
۲۹-۵-۷۱	بروز ہفتہ	ریسٹ ہاؤس بھکر	میانوالی

نوٹ: بھرتی صبح ۸ بجے ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں

امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۶ انچ۔ وزن ۱۱۳ پونڈ۔ چھاتی ۳۲"-۳۰"۔ تعلیم تین جماعت۔ عمر ۱۷ سے ۲۵ سال

یاد رکھنے کی باتیں!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے رسالہ 'یاد رکھنے کی باتیں' شائع کیا ہے اس کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ اگست میں ہوگا۔ تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ اطفال کو یہ رسالہ زبانی یاد کرائیں۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سستی ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ خاکسار قائدین۔ ناظمین اطفال، اور والدین سے درخواست کرتا ہے کہ بچوں کو یہ رسالہ مہیا کر کے امتحان کے لئے تیار کریں۔ جس میں پاس ہونے کا معیار سو فیصد نمبر حاصل کرنا ہے۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری درخواست

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے میرے والد محترم ڈاکٹر احمد الدین صاحب وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد صاحب مرحوم کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا بلکہ بہت سی اہم خدمات دینیہ بجا لانے کی بھی توفیق ملی تھی ان کے حالات یکجا جمع کرنے کا ارادہ ہے لہٰذا جن دوستوں کو ان کے متعلق کوئی واقعہ معلوم ہو یا انہیں ان کے قریب رہنے کا موقع ملا ہے وہ ایسے واقعات اور تاثرات ذیل کے پتہ پر بھیج کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔

(شیخ نصیر احمد ۹/۷۹ دستگیر کراچی ۹)

ضروری اعلان

بل ماہ اپریل ۱۹۷۱ء جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ مئی ۱۹۷۱ء تک ضروری ہے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
قیمت چھ صد گولی بیس روپیہ
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے سونے کے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
فون نمبر ۲۸۴۴ گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

مکرم غلام احمد صاحب خادم چک ۵ احمد آباد سندھ تحریر فرماتے ہیں
آپ کی دوا
اکسیر اپھارہ
نہایت مجرب اور قیمتی دوا ہے جس کا ہر زمیندار گھر میں ہونا ضروری ہے ہمارے ایک جانور کو اپھارہ ہوا جب حالت نازک ہونے لگی تو خیال آیا کہ "اکسیر اپھارہ" استعمال کر کے دیکھیں۔ جب دوا استعمال کرائی تو چند ہی منٹوں میں وہ جانور ٹھیک ہو گیا
جانوروں کی ہر مرض کے لئے ادویات طلب کریں
نسخہ جات کا رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گول بازار ربوہ

مرغی خانہ کھولنے والے
حضرات چوزے گرشینیس اور پیورا خوراک ہم سے حاصل کریں ہمارے ہاں کے چوزے مرغی خانوں میں بہت مقبولیت حاصل کر رہے ہیں ان کی اوسط ۲۵۰ انڈے سالانہ سے بھی زیادہ ہے یک روزہ چوزے ۱۵۰/ روپے سینکڑہ (۳ دن میں ادا) ۹۰ فی صد مرغیاں چن کر ۴۰۰/ روپے سینکڑہ ایک ہزار یا زائد خریدار کو ۱۰ چوزے زائد دئیے جاتے ہیں۔
مینیجر خلیل پولٹری فارم۔ ربوہ

ربوہ کا مشہور نسخہ
ہاضمون رجسٹرڈ
پیٹ کی تمام بیماریوں کا مجرب علاج
تیار کردہ دواخانہ ہاضمون (ناصر کیمیکل ورکس) ربوہ

مشتہرین کو خط لکھتے وقت الفضل کا حوالہ تحریر کیا کریں۔

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے
نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون ۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۹ شہادت تا ۶ ہجرت ۱۳۵۰ھش

(۱) گزشتہ ہفتہ کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی البتہ کبھی کبھی وقت سر چکرانے اور ضعف ہو جانے کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ مگر اس کے باوجود حضور اہم مہمات دینیہ میں مصروف رہے۔
احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر درد اور سر درد کی وجہ سے ناساز رہی ہے اب طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ کے ساتھ لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳) محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو چند روز قبل لاہور میں تیز بخار ہو گیا اور جسم میں شدید درد میں شروع ہو گئیں۔ خون کے ٹیسٹ سے انفیکشن نکلی مگر ڈاکٹر یہ تعیین نہیں کر سکے کہ انفیکشن کہاں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(۴) مورخہ ۳۰ شہادت کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورہ یونس کی ایک آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا میں انسان کی سب سے قیمتی متاع ایمان ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے جزا کی بنیاد رکھی ہے اس لئے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ ایمان کی حفاظت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ آپ نے بتایا کہ شیطان دو قسم کے وسوسے پیدا کر کے متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالتا ہے ان میں سے ایک تکبر ہے اور دوسرا مایوسی۔ ہمیں چاہیئے کہ ان ہر دو شیطانی حربوں کو ناکام بنائیں اور ہر دم چوکس و بیدار رہ کر اپنے ایمان کی حفاظت کریں

(۵) باتھرسٹ (گیمبیا) سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب نصرت جہاں پروگرام کے ماتحت مورخہ ۲۳ اپریل کو وہاں بخیریت پہنچ گئے ہیں۔
غانا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہمارے چوتھے واقف ڈاکٹر مکرم آفتاب احمد صاحب مع اہلیہ بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ان دونوں ڈاکٹر صاحبان کو اللہ تعالیٰ مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔

(۶) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بروز اتوار ۱۱ بجے تا ۱۲ بجے صرف ضروری امور کے لئے اور جمعرات کے دن صبح ۹ بجے تا ۱۱ بجے عام ملاقات ہو سکے گی۔ احباب ان دنوں کے علاوہ ملاقات کے لئے تشریف نہ لاویں۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے بائیں گردے میں پتھری ہے نیز گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ممتاز حسین اسٹنٹ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ)

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

برائے سال ۵۱-۱۳۵۰ھش (۷۲-۱۹۷۱ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۵۱-۱۳۵۰ھش کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمائے ہیں:۔

۱	صدر صدر انجمن احمدیہ	خاکسار محمد الدین
۲	ناظر اعلیٰ و زراعت	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
۳	ناظر امور عامہ و خارجہ	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
۴	ناظر بیت المال آمد	مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد
۵	ناظر بیت المال خرچ	مکرم صوفی غلام محمد صاحب
۶	ناظر اصلاح و ارشاد	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
۷	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف	مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
۸	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن و صدر مجلس کارپرداز	مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب
۹	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)	مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم
۱۰	ناظر تعلیم	مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب
۱۱	ناظر خدمت درویشاں	مکرم سید داؤد احمد صاحب
۱۲	ناظر دیوان	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب
۱۳	ناظر صنعت و تجارت	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب

دیگر ممبران:۔

۱۴	وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ممبر	۱۷	مکرم مرزا عبدالحق صاحب	ممبر
۱۵	صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ممبر	۱۸	مکرم شیخ بشیر احمد صاحب	ممبر
۱۶	صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ ممبر	۱۹	مکرم بشیر احمد صاحب رفیق	ممبر

محمد دین صدر صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۸ ماہ ہجرت (۸ مئی) ۱۳۵۰ھ ہجری شمسی کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جائے۔ جس میں حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اس جلسہ کا شایانِ شان اہتمام کریں۔ اور اس کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک خبر کی تردید

"الفضل" مورخہ یکم مئی ۱۹۷۱ء کے صفحہ ۸ پر میرے بھائی ملک اعجاز احمد صاحب آف دوالمیال کی وفات کی خبر شائع ہوئی جس کے نیچے میرا نام درج ہے۔ حالانکہ یہ میں نے الفضل کو اشاعت کے لئے نہیں بھجوائی تھی کسی شخص نے میرے نام پر اسے شائع کرایا ہے۔ جن حالات میں وہ شہید ہوئے ہیں ان کی تفصیلات دوسرے اخبارات میں آ چکی ہیں الفضل میں مندرجہ خبر اصل اور صحیح کوائف پر مشتمل نہیں ہے

(ملک ممتاز احمد دوالمیال)

۹۹۴۹

نمبر ایل ۲۵۴